32577 ـ نماز وتر كا وقت كب ختم ہوتا ہے ؟

سوال

وتر اور دو دو ركعت كا وقت كب ختم ہوتا ہے، ميں جان بوجھ كر اسے فجر كى تكبير تك مؤخر كرتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز وتر كا وقت نماز عشاء كے بعد سے ليكر طلوع فجر تك رہتا ہے.

اس كى تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (46544) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

اور جب طلوع فجر ہو جائے تو وتر كا وقت نكل جاتا ہے، اس كى دليل نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم صبح ہونے سے قبل وتر ادا كر ليا كرو"

صحيح مسلم حديث نمبر (754).

اور ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" صبح ہونے سے پہلے جلد وتر ادا كر ليا كرو"

صحيح مسلم حديث نمبر (750).

اور ايك روايت ميں ہے كہ:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" وتر رات كى آخرى ركعت ہے"

صحيح مسلم حديث نمبر (752).

اور ترمذى نے ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب فجر طلوع ہو جائے تو رات کی ساری نماز اور وتر جاتا رہتا ہے لہذا طلوع فجر سے قبل وتر ادا کر لیا کرو "

سنن ترمذی حدیث نمبر (469) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جب صبح ہونے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت ادا کر لے تو اس کی ادا کردہ نماز کو وتر بنا دے گی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (472) صحیح مسلم حدیث نمبر (749)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اس پر دلالت ہے کہ طلوع فجر سے وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے، اور اس لیے بھی کہ اس کے ساتھ رات کی نماز کا اختتام کیا جاتا ہے، تو رات ختم ہو جانے کے بعد وتر نہیں ہو گا" اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (14 / 115).

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ:

اس کا وقت طلوع فجر کے بعد نماز فجر کی ادائیگی تک رہتا ہے، اور انہوں نے استدلال کیا ہے کہ بعض صحابہ کرام طلوع فجر کے بعد اور نماز کی اقامت ہونے سے قبل وتر ادا کیا ہے.

ابن رشد قرطبی کہتے ہیں:

اور اس ـ یعنی وتر ـ کا وقت: علماء کرام کا اتفاق ہے کہ وتر کا وقت نماز عشاء کے بعد سے لیکر طلوع فجر تک رہتا ہے، کیونکہ یہ کئی ایک طرق سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور اس سلسلے میں سب سے زیادہ صحیح روایت امام مسلم کی ابو نضرہ عوفی سے بیان کردہ روایت ہے:

وہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے متلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

" وتر صبح سے قبل ہے "

اور فجر کی نماز کے بعد وتر ادا کرنے میں اختلاف کیا ہے، کچھ علماء نے تو ایسا کرنے سے منع کیا ہے، اور کچھ

نے اجازت دی ہے کہ جب تك وہ صبح كى نماز نہيں ادا كرتا وتر پڑھ سكتا ہے.

پہلا قول امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ تعالى كے صاحبين ابو يوسف اور محمد بن حسن اور سفيان ثورى كا ہے.

اور دوسرا قول امام شافعى، امام مالك، اور امام احمد رحمہم اللہ كا ہے اور اختلاف كا سبب صحابہ كرام كا عمل آثار كے معارض ہے...

اور ميرے نزديك اس ميں يہ ہے كہ: يہ ان كا فعل اس سلسلے ميں وارد شدہ آثار كے مخالف نہيں ـ ميرى مراد يہ ہے كہ فجر كے بعد وتر كى ادائيگى كى اجازت دينا ـ بلكہ ان كى يہ اجازت بطور قضاء ہے نہ كہ بطور ادا، بلكہ جب فجر كے بعد اگر وہ اسے بطور ادا بناتے ہيں تو پھر آثار كے مخالف ہو گا، ذرا اس پر غور كرو...

ديكھيں: بداية المجتھد (1 / 147 ـ 148).

اور شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اس موضوع ميں احاديث بہت ہيں، جو كہ اس بات پر دلالت كرتى ہيں كہ طلوع فجر سے وتر كا وقت ختم ہو جاتا ہے.

ديكھيں: فتاوى الشيخ ابن باز (11 / 306).

واللہ اعلم .